فرعی مسائل میں حق کی راہ

امام ولی اللہ دہلویؒ

"ہم فروع میں، خصوصاً طہارت و صلوۃ کے مسائل میں، وہ قول اختیار کرتے ہیں جس پر علماء کا، بالخصوص ان دو عظیم گروہوں، حنفیہ اور شوافع کا اتفاق ہو۔ پھر اگر کسی مسئلہ میں اتفاقی قول نہ ہو تو ہم وہ قول اختیار کرتے ہیں جس کے لئے حدیث کا ظاہر اور معروف، شاہد ہو۔ ہم علماء میں سے کسی کی شان میں گستاخی نہیں کرتے۔ کیونکہ وہ سب حق کے متلاشی تھے۔ البتہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی کے بارے میں معصوم ہونے کا عقیدہ بھی نہیں رکھتے"۔

(تفہیمات، ج ۲، ص ۲۰۲)

"(اور میری وصیتوں میں سے یہ بھی ہے:) فروعی مسائل میں ان علماء محدثین کی پیروی کرنا جو فقہ اور حدیث دونوں کے جامع ہوں۔ فقہی تفریعات کو ہمیشہ کتاب و سنت سے پرکھنا، جو کتاب و سنت کے موافق ہو اس کو قبول کرلینا اور جو موافق نہ ہو، اس کا ذمہ، اسکے کہنے والے کے سپرد کر دینا، امت، اجتہادی مسائل کو کتاب و سنت سے پرکھنے سے کبھی مستغنی نہیں ہوسکتی۔ ان تنگ نظر فقہاء کی بات، جنہوں نے کسی خاص عالم کی تقلید کو اپنا شیوہ بنا کر سنت کے تتبع کو ترک کر دیا ہو، نہ سننا، ان کی طرف التفات نہ کرنا اور ان سے دور رہ کر اللہ کے قرب کو تلاش کرنا"۔

(المقالتہ الوضیتہ، وصیت اول، ص ۲-۳)

"اگر کوئی شخص کتب حدیث اور آثار صحابہؓ و تابعینؒ کے تتبع کی قدرت نہ رکھتا ہو وہ تو مذاہب اربعہ میں سے کسی ایک کی تقلید پر مجبور ہے۔ اور اگر وہ قدرت رکھتا ہے تو اس کے حق میں بہتر اور اولیٰ یہی ہے کہ وہ احادیث اور آثار کا تتبع کرے۔ خصوصاً" متاخرین کی تخریجات و تفریعات کے ساتھ اس کو مشغول نہیں ہونا چاہئے"۔

(لمعات، ص ۲۲)